شانِ ایمانِ صدّیق

12-January-2023

ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں ہونے والا

سنتوں بھرا بیان

(For Islamic Brothers)

12 جنوری، 2023ء کو پاکستان کے ہفتہ وار اجتماعات میں ہونے والا بیان

شانِ ایمانِ صِدّیق

اس بیان میں آپ جان سکیں گے...

- ✿.... صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ عَنہ جیسے ہو جاؤ!
- ✿.... صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ عَنہ کا مختصر تعارف
- ✿.... جب ایمانِ صِدّیق ترازو میں تولا گیا...!!
- ✿.... ایمانِ صِدّیق کے کمال کا ایک راز

پیشکش

اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَۃ (اسلامِک ریسرچ سنٹر)

(شعبہ: ہفتہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖن ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی آلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَاحَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَانَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی آلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَانُوْرَ اللّٰہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سُنَّت اعتکاف کی نِیَّت کی)

درودِ پاک کی فضیلت

اسلام کے پہلے خلیفہ حضرت ابو بکر صدّیق رَضِیَ اللّٰہُ عَنہ فرماتے ہیں: حضورِ اکرم، نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم پر دُرُود پڑھنا پانی سے آگ کو بجھانے سے بھی زیادہ تیزی سے گناہوں کو مِٹانے والا ہے اور آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم پر سلام بھیجنا غلام آزاد کرنے سے افضل ہے۔[1]

اپنے خَطاواروں کو اپنے ہی دامن میں لو
کون کرے یہ بَھلا تم پہ کروروں درود
کرکے تُمھارے گناہ مانگیں تمہاری پناہ
تم کہو دامن میں آ تم پہ کروروں درود[2]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

بیان سننے کی نیتیں

حدیثِ پاک میں ہے: اَلنِّیَّۃُ الْحَسَنَۃُ تُدْخِلُ صَاحِبَھَا الْجَنَّۃ اچھی نیت بندے کو جنت میں داخِل کروادیتی ہے۔[3]

اے عاشقانِ رسول! اچھی اچھی نیتوں سے عمل کا ثواب بڑھ جاتا ہے۔ آیئے! بیان

---

1 ...تاریخ بغداد، جلد:7، صفحہ:172۔
2 ...حدائقِ بخشش، صفحہ:271۔
3 ...مسند فِرْدَوس، جلد:4، صفحہ:305، حدیث:6895۔

سننے سے پہلے کچھ اچھی اچھی نیتیں کر لیتے ہیں، نیت کیجئے! ❁ رضائے الٰہی کے لئے پُورا بیان سُنوں گا ❁ باادب بیٹھوں گا ❁ خوب توجُّہ سے بیان سُنوں گا ❁ جو سنوں گا، اسے یادرکھنے، خُود عمل کرنے اور دوسروں تک پہنچانے کی کوشش کروں گا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ عنہ جیسے ہو جاؤ!

پارہ:3، سورۂ آلِ عمران، آیت:79 میں اللہ پاک فرماتا ہے:

کُوْنُوْا رَبّٰنِیّٖنَ (پارہ:3، آلِ عمران:79) | ترجمۂ کنزالایمان: اللہ والے ہو جاؤ

حضرت ابو عبّاس عطاء رَحمۃُ اللہِ عَلَیہ کی خدمت میں سُوال ہوا: اس آیتِ کریمہ میں اللہ پاک نے ہمیں کس جیسا ہونے کا حکم دیا ہے؟ فرمایا: اس آیت میں حکم دیا جارہا ہے کہ تم صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ عنہ جیسے بن جاؤ! (کیونکہ جیسے رَبَّانی یعنی اللہ والے حضرت صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ عنہ ہیں، انبیائے کرام علیہمُ السَّلام کے بعد ایسا اللہ والا اور کوئی نہیں ہے)، حضرت صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ عنہ ایسے رَبّانی (اللہ والے) ہیں، آپ کا اللہ پاک پر، توحِید پر ایسا کامِل ایمان ہے کہ زمانے کا کوئی حادِثہ یہاں تک کہ پُوری زمین اِدھر سے اُدھر ہو جائے، پھر بھی آپ کے دِل پر اس کا کوئی اَثَر (**Effect**) نہیں ہوتا، آپ کے دِل میں اِیمان پُوری آن، بان، شان کے ساتھ قائم رہتا ہے۔[1]

سُبْحٰنَ اللہ! **پیارے اسلامی بھائیو!** حضرت عطاء رَحمۃُ اللہِ عَلَیہ کی اس وضاحت کے مطابق قرآنِ کریم میں ہمیں مسلمانوں کے پہلے خلیفہ، خَلِیْفَۃُ الرَّسُوْل، عاشِقِ اکبر، صِدّیقِ اکبر، مصطفٰے جانِ رحمت صَلَّی اللہُ عَلَیہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے وزیر، یارِ غار و یارِ مزار حضرت ابو بکر صِدّیق رَضِیَ اللہُ عنہ جیسا ہو جانے کا حکم دیا گیا۔

1 ...کتاب اللمع، صفحہ:168۔ خلاصۃً

اسی طرح ایک دوسرے مقام پر اللہ پاک فرماتا ہے:

وَاتَّبِعْ سَبِیْلَ مَنْ اَنَابَ اِلَیَّ ۚ (پارہ:21، سورۂ لقمان:15)	ترجمۂ کنزالعرفان: اور میری طرف رجوع کرنے والے آدمی کے راستے پر چل۔

سُلْطَانُ الْمُفَسِّرِین، حضرت عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ عَنْہُما فرماتے ہیں: اس آیتِ کریمہ میں مَنْ اَنَابَ اِلَیَّ یعنی اللہ پاک کی طرف رجوع لانے والے سے مراد حضرت ابو بکر صدیق رَضِیَ اللہُ عَنْہ ہیں۔[1]

اللہ پاک ہمیں یارِ غارِ رسول حضرت ابو بکر صِدّیق رَضِیَ اللہُ عَنْہ کے نقشِ سیرت (*Life Pattern*) پر چلنے، آپ کے پاکیزہ کردار، نورانی اَخلاق اور نِرالی عادات کا فیضان نصیب فرمائے۔ آمِین بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم۔

بھٹک سکتے نہیں ہم، اپنی منزل ٹھوکروں میں ہے
نبی کا ہے کرم اور رہنما صِدّیقِ اکبر ہیں
گناہوں کے مرض نے نیم جاں ہے کر دیا مجھ کو
طبیب اب بَس مرے تو آپ یاصِدّیقِ اکبر ہیں[2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

ایمان پہلی نیکی ہے

پیارے اسلامی بھائیو! ایمان یعنی کلمہ طیبہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللہ پڑھ کر دائرۂ اسلام میں داخِل ہونا سب سے پہلی نیکی ہے۔ اُخروِی فضائل کا دروازہ اسی نیکی (یعنی ایمان)

---

1 ...تفسیرِ بغوی، پارہ:21، سورۂ لقمان، زیرِ آیت:15، جلد:3، صفحہ:509۔
2 ...وسائلِ بخشش، صفحہ:567۔

ہی سے کھلتا ہے۔ جس نے کلمہ پڑھ لیا، ایمان قبول کر لیا، وہ اُخْرَوِی لحاظ سے بڑا صاحِبِ فضیلت ہے۔ پھر یہ ایمان جتنا مضبوط (**Strong**) ہوتا چلا جائے، ایمانی کیفیات میں جس قدر اِضافہ ہوتا چلا جائے، بندے کے فضائل میں اِضافہ ہوتا چلا جاتا ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! صحابۂ کرام علیہمُ الرّضوان سے لے کر آج تک تمام عاشقانِ رسول کا متفقہ عقیدہ ہے کہ مسلمانوں کے پہلے خلیفہ، وزیر و مُشِیرِ رسول، یارِ غار و یارِ مزار، عاشِقِ اکبر، صِدّیقِ اکبر، حضرت ابو بکر صِدّیق رَضِیَ اللہُ عنہ انبیائے کرام علیہمُ السَّلام کے بعد سب انسانوں سے افضل ہیں۔[1] آپ رَضِیَ اللہُ عنہ کے اَفْضَل ہونے کی بہت ساری وجوہات ہیں، ان میں سے ایک وجہ یہ بھی ہے کہ حضرت ابو بکر صِدّیق رَضِیَ اللہُ عنہ اُمَّت میں سب سے اَفْضَل ایمان والے ہیں۔

حضرت ابو بکر صِدّیق رَضِیَ اللہُ عنہ کے ایمان کی کیا شان ہے؟ آپ نے ایمان کا بلند ترین درجہ (***Highest Level of Faith***) کیسے پایا؟ ہم گنہگار حضرت ابو بکر صِدّیق رَضِیَ اللہُ عنہ کے فیضان سے اپنا ایمان کیسے مضبوط کر سکتے ہیں؟ اس تعلق سے چند مدنی پھول آج ہم سُننے کی سَعَادت حاصِل کریں گے۔ اللہ پاک **ایمانِ ابو بکر صِدّیق** رَضِیَ اللہُ عنہ کے صدقے ہمیں ایمان کا کمال نصیب فرمائے، ایمان کے تقاضوں (**Requirements**) پر عَمَل پیرا ہونے کی توفیق نصیب فرمائے۔ آمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم۔

عمر سے بھی وہ افضل ہیں عثماں سے بھی ہیں اعلیٰ | یقیناً پیشوائے مُرتَضیٰ صِدّیقِ اکبر ہیں[2]

(1) ایمانِ صِدّیق آسمانی وحی کی مانند ہے

حضرت ربیعہ بن کعب رَضِیَ اللہُ عنہ فرماتے ہیں: **حضرت ابو بکر صدیق** رَضِیَ اللہُ عنہ **کا اسلام**

---

1 ...فتاوی رضویہ، جلد: 28، صفحہ: 478۔
2 ...وسائلِ بخشش، صفحہ: 566۔

آسمانی وحی کی مانند تھا، آپ ملکِ شام (Syria) تجارت کے لئے گئے ہوئے تھے، وہاں آپ نے ایک خواب دیکھا، جو **بحیرا** نامی راہب (Monk) کو سنایا۔ اس نے آپ سے پوچھا: تم کہاں سے آئے ہو؟ فرمایا: مکہ سے۔ اس نے پھر پوچھا: کون سے قبیلے (Tribe) سے تعلق رکھتے ہو؟ فرمایا: قریش سے۔ پوچھا: کیا کرتے ہو؟ فرمایا: تاجر (Trader) ہوں۔ وہ راہب کہنے لگا: اگر تمہارا خواب سچا ہے تو تمہاری قوم میں ایک نبی مبعوث ہو گا، اس کی حیات میں تم اس کے وزیر ہو گے اور وصال کے بعد اس کے جانشین۔ حضرت ابو بکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ عنہ نے اس واقعے کو پوشیدہ رکھا، کسی کو نہ بتایا۔ پھر جب مصطفےٰ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے نبوت کا اعلان فرمایا تو حضرت ابو بکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ عنہ نے بارگاہِ رسالت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم میں عرض کیا: میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ پاک کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ آپ اللہ پاک کے سچے رسول ہیں۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ عنہ فرماتے ہیں: اس دن میرے اسلام لانے پر مکہ مکرمہ میں سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم سے زیادہ کوئی خوش نہ تھا۔[1]

امیر المؤمنیں ہیں آپ، امامُ المسلمیں ہیں آپ | نبی نے جنّتی جن کو کہا صِدّیق اکبر ہیں

(2) درخت نے صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ عنہ سے کلام کیا

حضرت ابو بکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ عنہ خود ارشاد فرماتے ہیں: اَیّامِ جاہلیت میں ایک دن میں ایک درخت کے سائے میں بیٹھا تھا۔ اچانک اُس درخت کی ایک شاخ میری طرف جھکنے لگی یہاں تک کہ وہ اتنا قریب آگئی کہ میرے سر سے آلگی۔ میں اسے دیکھ رہا تھا اور دل میں سوچ رہا تھا کہ یہ میرے ساتھ کیا ہو رہا ہے؟ اسی درخت سے یہ آواز میرے کانوں میں پہنچی کہ **اللہ پاک کا**

1 ...الریاض النضرۃ، القسم الثانی، باب الاول، فصل الرابع، جز:1، صفحہ:72۔

ایک سچا نبی فلاں وقت ظاہر ہو گا تمہیں چاہئے کہ (اس پر ایمان لاؤ اور اس کے دوست بن کر) سب سے زیادہ سعادت مند بنو۔ میں نے اس سے کہا: مجھے واضح کر کے بتاؤ کہ وہ نبی کون ہے؟ اور ان کا نام کیا ہے؟ اس نے کہا: مُحَمَّد بن عبد اللہ (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم) بن عبد المطلب بن ہاشم ۔ میں نے کہا: وہ میرے دوست اور میرے حبیب ہیں۔ میں نے اس درخت سے عہد لیا کہ جس وقت وہ مبعوث ہو جائیں تو مجھے خوشخبری (**Good News**) دے دینا۔ جب اللہ پاک کے محبوب، دانائے غُیوب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم مبعوث ہو گئے تو اس درخت میں سے آواز آئی: اے ابو قحافہ کے بیٹے! وہ نبی مبعوث ہو گئے ہیں اب کوشش کرو اور قسم ہے ربِّ موسیٰ کی! اسلام میں کوئی تم پر سبقت نہ کرے گا۔ جب صبح ہوئی تو میں رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے پاس پہنچا۔ رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے مجھے دیکھ کر فرمایا: اے ابو بکر! میں تمہیں اللہ پاک اور اس کے رسول کی طرف بلاتا ہوں۔ میں نے کہا: میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم اللہ پاک کے رسول ہیں، اللہ پاک نے آپ کو حق دے کر روشن چراغ بنا کر بھیجا ہے، میں آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم پر ایمان لایا۔[1]

بیاں ہو کس زباں سے مرتبہ صِدّیقِ اکبر کا
ہے یارِ غار محبوبِ خدا صِدّیقِ اکبر کا

رُسُل اور انبیا کے بعد جو افضل ہو عالم سے
یہ عالم میں ہے کس کا مرتبہ صِدّیقِ اکبر کا

نبی کا اور خدا کا مدح گو صِدّیقِ اکبر ہے
نبی صدیق اکبر کا خدا صِدّیقِ اکبر کا[2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

1 ...تاریخ مدینہ دمشق، جلد: 30، صفحہ: 30۔
2 ...ذوقِ نعت، صفحہ: 76 ملتقطاً۔

صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ عنہ کا مختصر تعارف

❁ جانشینِ مصطفٰے، مسلمانوں کے پہلے خلیفہ، اَمِیْرُالْمُؤْمِنِیْن حضرت صدیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ عنہ کا نامِ پاک: عبد اللہ، کنیت: ابو بکر اور لقب: صدیق و عتیق ہے۔(1) ❁ حضرت صدیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ عنہ کا تعلق قبیلہ قریش سے ہے ❁ ساتویں پشت میں جا کر آپ کا شجرۂ نسب رسولِ اکرم، نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے خاندانی شجرے (Family Genealogies) سے مل جاتا ہے ❁ آزاد مَرْدوں میں حضرت صدیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ عنہ نے سب سے پہلے ایمان قبول کیا ❁ صدیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ عنہ تمام غزوات میں شریک ہوئے ❁ صلح و جنگ کے تمام فیصلوں میں اپنے حبیب، دلوں کے طبیب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے وزیر بَن کر، زندگی کے ہر موڑ پر حُضُور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کا ساتھ دے کر، جاں نثاری (Sacrificing) کا حق ادا کیا ❁ 2 سال، 7 ماہ مَسْنَدِ خلافت پر رونق افروز رہے۔(2) ❁ صدیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ عنہ نے 22 جُمَادَی الْاُخْرٰی، 13 ہجری کو وفات پائی۔(3) ❁ آپ سبز سبز گنبد میں اپنے یارِ غار، رسولوں کے تاجدار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے پہلو مبارک میں آرام فرما ہیں۔

جو یارِ غارِ محبوبِ خُدا صِدّیقِ اکبر ہیں | وُہی یارِ مَزارِ مصطفٰے صِدّیقِ اکبر ہیں
سبھی اَصحاب سے بڑھ کر مقرَّب ذات ہے انکی | رفیقِ سرورِ اَرض و سما صِدّیقِ اکبر ہیں(4)

وضاحت: حضرت ابو بکر صدیق رَضِیَ اللہُ عنہ، غارِ ثور میں بھی نبیِ کریم، رؤف و رحیم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ تھے اور اب مزار شریف میں بھی آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ ہیں۔ سارے صحابہ کرام علیہم

---

1 ... معجمِ کبیر، جلد: 1، صفحہ: 20، حدیث: 9۔
2 ... تاریخ الخُلَفاء، صفحہ: 54۔
3 ... سنن الکبریٰ للبیہقی، کتاب الجنائز، باب غسل المراۃ زوجھا، جلد: 4، صفحہ: 106، حدیث: 6663۔
4 ... وسائلِ بخشش، صفحہ: 565-566 ملتقطاً۔

الرّضوان سے بڑھ کر شان والے صحابی اور آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ رہنے والے صحابی حضرت صدیق اکبر رَضِیَ اللہُ عَنْہ ہیں۔

صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ عَنْہ ہمیشہ سے مسلمان ہیں

اے عاشقانِ رسول! حضرت ابو بکر صِدّیق رَضِیَ اللہُ عَنْہ کے ایمان کی کیا شان ہے کہ آپ بچپن ہی سے مؤمن تھے۔ اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنت رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: 2 صحابہ (1): ایک حضرت ابو بکر صدیق رَضِیَ اللہُ عَنْہ (2): دوسرے مولائے کائنات مولا علی رَضِیَ اللہُ عَنْہ، یہ دونوں عالَمِ اَرْواح میں جب تمام روحوں نے اللہ پاک کے رَبّ ہونے کا اِقْرار کیا تھا، اس وقت سے لے کر دُنیا میں پیدا ہونے تک، دُنیا میں پیدا ہونے سے لے کر لڑکپن تک، لڑکپن (*Boyhood*) سے لے کر نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے اعلانِ نبوت فرمانے تک، نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے اعلانِ نبوت سے وفات تک، وفات سے ہمیشہ ہمیشہ تک مسلمان تھے اور مسلمان ہیں، کبھی، کسی وقت، کسی حال میں ایک لمحے کے لئے بھی ان دونوں کے پاک، طیّب دامنوں سے کفر و شرک کی ناپاکی نہ کبھی لگی ہے، نہ قیامت تک لگے گی۔[1]

بہتری جس پہ کرے فخر وہ بہتر صِدّیق | سروری جس پہ کرے ناز وہ سرور صِدّیق
سارے اَصحابِ نبی تارے ہیں اُمّت کے لئے | ان ستاروں میں بنے مِہرِ مُنَوَّر صِدّیق[2]

وضاحت: ہر بہتری صدیق اکبر رَضِیَ اللہُ عَنْہ پر ناز کرتی ہے، اور بادشاہی بھی آپ پر ناز کرتی ہے۔ نبیِ رحمت، شفیعِ اُمّت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے تمام صحابہ کرام علیہم الرّضوان اس اُمّت کے لئے راہنما ہیں جبکہ ان صحابہ کے بھی سردار حضرت ابو بکر صدیق رَضِیَ اللہُ عَنْہ ہیں۔

---

1 ... فتاویٰ رضویہ، جلد: 28، صفحہ: 458 خلاصۃً۔
2 ... دیوانِ سالک، صفحہ: 69

بچپن شریف میں اِعلانِ تَوحید

مسلمانوں کے پہلے خلیفہ،اَمِیْرُالْمُؤْمِنِیْن حضرت ابو بکر صدیق رَضِیَ اللہُ عَنْہ کی عمر مُبارَک 4 سال تھی، نبی پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے ابھی اعلانِ نبوت نہیں فرمایا تھا،دُنیا میں کفر و شرک عام تھا، صدیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ عَنْہ کے والِد حضرت ابو قحافہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ جو اس وقت تک کفر کی دلدل میں پھنسے ہوئے تھے، ایک دِن وہ حضرت ابو بکر صدیق رَضِیَ اللہُ عَنْہ کو اپنے عبادت خانے لے گئے اور پتھر کے بنے ہوئے جھوٹے خداؤں کے سامنے کھڑا کر کے کہا: بیٹا! یہ ہیں تمہارے بلند وبالا خُدا! انہیں سجدہ کرو!(اَسْتَغْفِرُ الله ! اَسْتَغْفِرُ الله !)

یہ کہہ کر ابو قحافہ ایک طرف چلے گئے۔اب صِرف صدیقِ اَکْبَر رَضِیَ اللہُ عَنْہ ہیں اور سامنے پتھر کی مورتیاں(Statues of Stone) ہیں، آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہ تھوڑا آگے بڑھے، ایک مورتی کے قریب گئے اور فرمایا: اِنِّیْ جَائِعٌ فَاَطْعِمْنِیْ میں بھوکا ہوں، مجھے کھانا کھلاؤ! وہ بے جان پتھر تھا، نہ اس نے بولنا تھا، نہ بولا۔صدیقِ اَکْبَر رَضِیَ اللہُ عَنْہ نے دوسرا سُوال کیا: اِنِّیْ عَارٍ فَاکْسِنِیْ میرے پاس کپڑے نہیں ہیں، مجھے کپڑے دو! پتھر بھلا کیا بولتا؟ اب حضرت صدیقِ اَکْبَر رَضِیَ اللہُ عَنْہ کو جلال آیا، آپ نے ایک پتھر اُٹھایا اور فرمایا: میں پتھر مارتا ہوں، اگر خدا ہو تو اپنے آپ کو بچا کر دکھاؤ!

اَللّٰہُ اَکْبَر! 4 سالہ بچہ! اس کے بازؤں میں کتنی طاقت(**Force**) ہو گی؟ کتنی زور سے پتھر مار سکے گا؟ لیکن حضرت ابو بکر صدیق رَضِیَ اللہُ عَنْہ کے بازو کی طاقت دیکھئے! آپ نے مورتی کو پتھر مارا، فَخَرَّ لِوَجْهِهٖ وہ مورتی آپ کے بازو کی طاقت کو برداشت نہ کر پائی اور منہ کے بَل زمین پر گِر کر ٹکڑے ٹکڑے ہو گئی۔اس کے گرنے کی آواز سُنی تو جنابِ ابو قحافہ دوڑتے

ہوئے آئے، اپنے باطِل خدا کا حال بے حال دیکھا تو غصے میں حضرت ابو بکر رَضِیَ اللہُ عَنْہ کو ایک تھپڑ لگایا اور بازو سے پکڑ کر گھر لے گئے، آپ کی والدہ کو جا کر کہا: دیکھو! آج تمہارے لال نے یہ کارنامہ کیا ہے۔ آپ کی والدہ محترمہ نے سارا واقعہ سُنا تو کہا: میرے بیٹے کو چھوڑ دیجئے! اس کا کوئی قصور نہیں، جب یہ پیدا ہوا تھا تو غیب سے آواز آئی تھی: یَا اَمَةَ اللّٰہِ عَلَی التَّحْقِیْق اے اللہ پاک کی سچی بندی! اِبْشِرِیْ بِالْوَلَدِ الْعَتِیْق آزاد بیٹا مبارک ہو! اِسْمُہٗ فِی السَّمَاءِ الصِّدِّیْق آسمان میں اس کا نام صدیق ہے، وَلِمُحَمَّدٍ صَاحِبٌ وَّ رَفِیْق اور یہ مُحَمَّد صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کا دوست ہے۔

یقیناً مَنْبَعِ خوفِ خدا صدیقِ اکبر ہیں | حقیقی عاشقِ خَیْرُالْوَریٰ صدیقِ اکبر ہیں
جو یارِ غارِ محبوبِ خدا صدیقِ اکبر ہیں | وہی یارِ مزارِ مصطفےٰ صدیقِ اکبر ہیں[1]

اَمِیْرُالْمُؤْمِنِیْن حضرت ابو بکر صدیق رَضِیَ اللہُ عَنْہ نے اپنے بچپن شریف (**Childhood**) کا یہ واقعہ خود اپنی زبانی نور کے پیکر، نبیوں کے تاجور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی موجودگی میں، صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کے سامنے سُنایا، جب مکمل سُنا چکے تو حضرت جبریلِ امین عَلَیْہِ السَّلَام حاضر ہوئے اور 3 مرتبہ کہا: صَدَقَ اَبُوْبَکْرٍ ابو بکر نے سچ کہا۔ صَدَقَ اَبُوْبَکْرٍ ابو بکر نے سچ کہا۔ صَدَقَ اَبُوْبَکْرٍ ابو بکر نے سچ کہا۔[2]

اَصْدَقُ الصَّادِقِیْن سَیِّدُ الْمُتَّقِیْن | چشم و گوشِ وزارت پہ لاکھوں سلام[3]

وضاحت: یعنی سچوں میں سچے، اَہْلِ تقویٰ کے سردار، وزیرِ مصطفےٰ، حضرت صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ عنہ پر لاکھوں سلام ہوں۔

---

1 …وسائلِ بخشش، صفحہ: 565۔
2 …اِرْشَادُ السَّارِی، کتاب مناقب انصار، باب اسلام ابو بکر صدیق، جلد: 7، صفحہ: 63۔
3 …حدائقِ بخشش، صفحہ: 312۔

شانِ ایمانِ صِدّیق

صحابیِ رسول حضرت عبد اللہ بن عمر رَضِیَ اللہُ عنہ سے روایت ہے، اللہ پاک کے آخری نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللہُ علیہ وآلہٖ وسلَّم نے فرمایا: لَوْ وُزِنَ اِیْمَانُ اَبِیْ بَکْرٍ بِاِیْمَانِ اَھْلِ الْاَرْضِ لَرَجَحَ یعنی اگر ترازو (Scale) کے ایک پلڑے میں ابو بکر کا ایمان رکھ دیا جائے، دوسرے پلڑے میں تمام اَہْلِ زمین کا ایمان رکھ دیا جائے تو ابو بکر کا ایمان سب زمین والوں کے ایمان سے وزنی ہوگا۔[1]

سُبْحٰنَ اللہ! پیارے اسلامی بھائیو! کیا شان ہے ایمانِ صِدّیق رَضِیَ اللہُ عنہ کی۔ اَہْلِ زمین میں صحابۂ کرام علیہم الرّضوان بھی ہیں، تابعین بھی ہیں، قیامت تک آنے والے اَوْلیائے اُمَّت بھی ہیں، پچھلی اُمّتوں کے مسلمان بھی ہیں، ان سب کا ایمان ایک طرف یارِ غارِ مصطفےٰ، عاشِقِ اکبر، حضرت ابو بکر صِدّیق رَضِیَ اللہُ عنہ کا ایمان ایک طرف، اگر ان سب کا ایمان ترازو میں رکھ کر حضرت ابو بکر صِدّیق رَضِیَ اللہُ عنہ کے ایمان کے ساتھ تولا جائے تو ابو بکر صِدّیق رَضِیَ اللہُ عنہ کا ایمان زیادہ وزن دار ہوگا۔

اُن کے مَدّاح نبی، اُن کا ثَنا گو اللہ | حق اَبُو الفضل کہے اور پیمبر صِدّیق[2]

وضاحت: حضرت ابو بکر صدیق رَضِیَ اللہُ عنہ کی شان کو اللہ پاک نے بھی بیان فرمایا اور پیارے آقا، مدینے والے مصطفےٰ صَلَّی اللہُ علیہ وآلہٖ وسلَّم نے بھی بیان فرمایا، اللہ پاک نے آپ رَضِیَ اللہُ عنہ کو ابو لفضل فرمایا اور آقا کریم صَلَّی اللہُ علیہ وآلہٖ وسلَّم نے صدیق کے لقب سے نوازا۔

جب ایمانِ صِدّیق ترازو میں تولا گیا...!!

پیارے اسلامی بھائیو! ایک ہوتا ہے: **محض عِلْم** اور ایک ہوتا ہے: **تجربہ**، دونوں میں بڑا

---

1 ...الکامل فی الضعفاء الرجال، جلد:5، صفحہ:214، رقم:1015۔
2 ...دیوانِ سالک، صفحہ:70

فرق(**Difference**)ہے۔مثلاً ایک شخص ہے،وہ کہتا ہے:شہد میٹھا ہوتا ہے۔لیکن حالت یہ ہے کہ اس نے زِندگی میں کبھی شہد کھایا نہیں ہے،کسی کتاب میں پڑھا ہے،یا لوگوں سے سُن کر کہہ رہا ہے کہ شہد میٹھا ہوتا ہے۔ایک دوسرا شخص ہے،اس نے شہد خود کھایا ہے،وہ بھی کہتا ہے:شہد میٹھا ہوتا ہے۔اب بات دونوں کی سچّی ہے،شہد واقعی میٹھا ہوتا ہے مگر دونوں کی بات میں فرق ہے،پہلا شخص محض سُنی سُنائی کہہ رہا ہے،دوسرا شخص اپنا تجربہ (**Experiment**)بتا رہا ہے،دونوں کی خوداعتمادی(**Confidence**)میں،دونوں کے سچ کہنے میں بڑا فرق ہوگا۔

قربان جائیے!ہمارے آقا و مولیٰ،مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے محض فرمان کا عالَم یہ ہے کہ جو بات زبانِ مصطفےٰ سے نکل جائے،وہ پتھر پر لکیر ہوتی ہے،دُنیا اِدھر کی اُدھر ہو سکتی ہے،زمین اُوپر،آسمان نیچے ہو سکتا ہے مگر مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کا فرمان بدل نہیں سکتا،بلکہ ہمارے آقا،مدینے والے مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی شان تو یہ ہے کہ

تمہارے مُنہ سے جو نکلی وہ بات ہو کے رہی | جو دِن کو کہہ دیا شب تو رات ہو کے رہی

وضاحت: اللہ پاک کے آخری نبی،مکی مدنی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی شان یہ ہے کہ آپ جو فرما دیں اللہ پاک ویسا ہی فرما دیتا ہے،یہاں تک کہ اگر آپ فرمادیں کہ یہ دن نہیں رات ہے حالانکہ دن ہو تو اللہ پاک ایسا ہی فرمادے۔

اے عاشقانِ رسول! اب اندازہ لگائیے!جن کے فرمانِ عالیشان کا یہ عالَم ہو کہ اس میں شک وشُبہ(**Doubt**)کی ایک فیصد بھی گنجائش نہ ہو،اُن کے تجربے کا عالَم کیا ہوگا۔

اب سنیئے!ہمارے پیارے نبی،رسولِ ہاشمی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے جو فرمایا:لَوْوُزِنَ اِیْمَانُ اَبِیْ بَکْرٍ مَعَ اِیْمَانِ اَھْلِ الْاَرْضِ لَرَجَحَ(اگر ابو بکر کا ایمان تمام اَہْلِ زمین کے ایمان کے ساتھ تولا

جائے تو ابو بکر کا ایمان وزنی ہو گا)۔[1] یہ بات سرورِ عالَم، نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے محض اپنے عِلْم سے نہیں کہی، باقاعدہ اس کا تجربہ بھی کیا ہے، جی ہاں! حدیثِ پاک سنیئے! اللہ پاک کے آخری نبی، رسولِ ہاشمی، مکی مدنی، مُحَمَّدِ عربی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: میں نے دیکھا کہ میں جنّت میں داخِل ہوا ہوں، پھر ایک ترازُو لایا گیا، اس کے ایک پلڑے میں مجھے بٹھا دیا گیا، دوسرے پلڑے میں میری ساری اُمّت کو بٹھایا گیا تو میرا وزن میری پُوری اُمَّت سے زیادہ تھا، پھر **ایک پلڑے میں پُوری اُمّت کو رکھا گیا، دوسرے پلڑے میں ابو بکر صِدّیق** رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ **کو بٹھا دیا گیا تو ابو بکر صِدّیق** رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ **پُوری اُمّت سے زیادہ وزنی تھے۔**[2]

عِلْم میں زُہد میں بے شُبہہ تُو سب سے بڑھ کر | کہ امامت سے تری کھل گئے جوہر صِدّیق
اِس امامت سے کُھلا تم ہو امامِ اکبر | تھی یہی رمزِ نبی، کہتے ہیں حیدر صِدّیق[3]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

مضبوط دِین والے

بُخاری و مسلم کی حدیثِ پاک ہے، صحابیٔ رسول حضرت ابو سعید خدری رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ سے روایت ہے، اللہ پاک کے آخری نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: میں نے خواب دیکھا، مجھ پر لوگ پیش کئے گئے، انہوں نے قمیص پہن رکھی تھی، کسی کی قمیص سینے تک تھی، کسی کی اس سے بھی کم (اور ایک روایت میں ہے: کسی کی قمیص سینے تک تھی، کسی کی ناف تک، کسی کی گھٹنوں تک، کسی کی آدھی پنڈلی تک[4])، پھر مجھے عمر فاروقِ اعظم (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ) دِکھائے گئے، ان

---

1 ... الکامل فی الضعفاء الرجال، جلد: 5، صفحہ: 214، رقم: 1015۔
2 ... الابانۃ الکبریٰ لابن بطۃ، جز: 4، جلد: 6، صفحہ: 816، حدیث: 243۔
3 ... دیوانِ سالک، صفحہ: 72۔
4 ... الصواعق المحرقۃ، باب الخامس، فصل الرابع، صفحہ: 119، حدیث: 41۔

کی قمیص ان کے پاؤں سے بھی نیچے تھی کہ چلنے میں گھسٹ رہی تھی۔ صحابۂ کرام علیہم الرِّضوان نے پوچھا: یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ علیہ وآلہٖ وَسَلَّم! آپ نے اس کی تعبیر کیا کی؟ فرمایا: دِین۔[1]

یعنی وہ لوگ جن کی قمیص سینے تک تھی، وہ کمزور ایمان والے تھے، جن کی قمیص ناف تک تھی، وہ قدرے مضبوط ایمان والے، جن کی قمیص گھٹنوں تک تھی، وہ مزید کامِل ایمان والے، جن کی آدھی پنڈلی تک تھی، ان کا ایمان پہلوں سے زیادہ مضبوط اور ان دکھائے جانے والے لوگوں میں سب سے مضبوط (Strong) اور کامِل واکمل ایمان والے حضرت عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عَنہ تھے کہ ان کی قمیص قدموں کے نیچے تک گھسٹ رہی تھی۔

سُبْحٰنَ الله! اس خواب اور نبوی تعبیر سے معلوم ہوا کہ حضرت عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عَنہ نہایت ہی کامِلُ الایمان اور مضبوط دین والے ہیں۔

پیارے اسلامی بھائیو! یہ کامِلُ الایمان اور مضبوط دِین والی شخصیت یعنی حضرت عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عَنہ اپنے پیشوا اور امام یعنی حضرت ابو بکر صِدِّیق رَضِیَ اللہُ عَنہ کے متعلق کیا فرماتے ہیں؟ سنیئے! روایات میں ہے: مسلمانوں کے دوسرے خلیفہ حضرت عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عَنہ نے فرمایا: لَوْوُزِنَ اِیْمَانُ اَبِیْ بَکْرٍ بِاِیْمَانِ اَھْلِ الْاَرْضِ لَرَجَحَ بِھِمْ یعنی اگر ابو بکر کا ایمان تمام زمین والوں کے ایمان کے ساتھ تولا جائے تو ابو بکر کا ایمان سب زمین والوں کے ایمان سے بڑھ جائے گا پھر فرمایا: وَدِدْتُّ اَنِّیْ شَعْرَۃٌ فِیْ صَدْرِ اَبِیْ بَکْرٍ میری خواہش (Wish) ہے کہ کاش! میں ابو بکر صِدّیق رَضِیَ اللہُ عَنہ کے سینے کا ایک بال ہوتا۔[2]

اَللهُ اَکْبَر! اے عاشقانِ رسول! ایمانِ ابو بکر صِدّیق رَضِیَ اللہُ عَنہ کی شان دیکھئے! اُمّت میں

---

1 ... بخاری، کتاب بدء الایمان، باب تفاضل اہل الایمان فی الاعمال، صفحہ: 76، حدیث: 23۔
2 ... اِتّحافُ الخِیَرَۃ للبوصیری، کتابُ المناقب، فضائل ابی بکر، جلد: 9، صفحہ: 198، حدیث: 8805۔

نہایت کامِل ایمان والی، نہایت مضبوط دِین والی شخصیت حضرت عمر فاروق رَضِیَ اللہُ عَنْہ ان کے سینے کا ایک بال ہونے کی خواہش کر رہے ہیں، اب غور فرمایئے! ہم جیسے گنہگاروں کے ایمان کا جنابِ صِدِّیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ عَنْہ کے ایمان کے ساتھ کیا مقابلہ ہو گا...!!

مصطفٰے کا ہم سفر! ابوبکر! ابوبکر! گلی گلی نگر نگر! ابوبکر! ابوبکر
لٹایا جس نے اپنا گھر! ابوبکر! ابوبکر! احسان جس کا دِین پر! ابوبکر! ابوبکر!
ہیں چرچے جس کے عرش پر ابوبکر! ابوبکر! لگے گا نعرہ فرش پر ابوبکر! ابوبکر!

صِدِّیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ عَنْہ کا ایمان درجۂ مشاہدہ میں تھا

پیارے اسلامی بھائیو! اِیمان کی مختلف کیفیات اور مختلف درجات (**Levels**) ہوتے ہیں، مثلاً ایمان کا ایک درجہ ہے: درجۂ مشاہدہ اور ایک درجہ؛ درجۂ مجاہدہ ہے۔ مُجَاہَدہ کا معنٰی ہے: بھر پُور کوشش کرنا۔ جو بندہ ایمان کے درجۂ مُجَاہَدہ میں ہوتا ہے، وہ ایمان کے تقاضوں (**Requirements**) پر عَمَل تو کرتا ہے مگر اس کے لئے اسے شیطان لَعِین کو دُور بھگانا اور شیطان سے لڑنا پڑتا ہے جبکہ وہ بندہ جو ایمان کے درجۂ مُشَاہَدہ میں ہوتا ہے، وہ جب عبادت کرتا ہے تو اس کی ساری تَوَجُّہ اللہ کریم کی طرف ہوتی ہے، وہ اللہ پاک کی قُدْرت، اس کی صِفَات کی تجلیات میں گم ہو کر ایسے عِبَادت کرتا ہے، گویا کہ وہ اللہ پاک کو دیکھ رہا ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! مسلمانوں کے پہلے خلیفہ، اَمِیْرُالْمُؤْمِنِیْن حضرت ابو بکر صِدِّیق رَضِیَ اللہُ عَنْہ کی شان یہ ہے کہ آپ ایمان کے درجۂ مُشَاہَدہ میں تھے۔ چنانچہ شَیْخُ الْمَشَائِخ (یعنی اَوْلیائے کرام کے استاد) حُضُور داتا گنج بخش علی ہجویری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: اَحادِیث میں آیا ہے کہ حضرت ابو بکر صدیق رَضِیَ اللہُ عَنْہ رات کے وقت نماز میں قرآنِ کریم آہستہ آواز میں

تلاوت فرماتے تھے اور جب حضرت عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عَنْہ نماز پڑھتے تو قرآنِ کریم بلند آواز سے پڑھتے، سرورِ عالَم نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے حضرت عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے پوچھا: اے عمر! تم رات کو بلند آواز سے تلاوت کیوں کرتے ہو؟ عرض کیا: اُوْقِظُ الْوَسْنَانَ وَاَطْرُدُ الشَّیْطَانَ یعنی میں سوتوں کو جگاتا اور شیطان کو بھگاتا ہوں۔ پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے حضرت ابو بکر صِدِّیق رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے پوچھا: اے ابو بکر! تم آہستہ آواز میں تلاوت کیوں کرتے ہو؟ عرض کیا: قَدْ اَسْمَعْتُ مَنْ نَاجَیْتُ یَا رَسُوْلَ اللہ یعنی یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم! میں جس رَبُّ العالمین کو سُنا رہا ہوتا ہوں، وہ رَبِّ کریم (تو دِلوں کے حال بھی بخوبی جانتا ہے، لہٰذا) میرا آہستہ پڑھنا بھی سنتا ہے۔ (1)

داتا حُضُور رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: یہ (یعنی حضرت عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عَنْہ کے عمل مبارک میں) شانِ مجاہدہ کا مُظاہرہ ہے اور حضرت ابو بکر صِدِّیق رَضِیَ اللہُ عَنْہ کے عمل مبارک میں شانِ مشاہدہ کی جلوہ گری ہے۔ داتا حُضُور رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ مزید فرماتے ہیں: مُشَاہدہ اور مُجَاہدہ کی مثال ایسے ہے جیسے سمندر میں قطرہ (یعنی ایمان کا درجۂ مشاہدہ اگر سمندر ہے تو درجۂ مُجاہدہ ایک قطرے کی طرح ہے)۔ (2)

سُبْحٰنَ اللہ! پیارے اسلامی بھائیو! یہ ہے شانِ ایمانِ صِدِّیق...!! حضرت عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عَنْہ جن کے متعلق سرکارِ عالی وقار، مکی مدنی تاجدار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے خواب دیکھا اور تعبیر کیا فرمائی؟ دِین کی مضبوطی۔ وہ عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عَنْہ جن سے اسلام کی عِزّت و وقار میں اِضافہ ہوا، وہ عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عَنْہ حضرت صِدِّیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ عَنْہ کے

1...ابو داود، کتاب التطوع، باب رفع الصوت بالقراءۃ فی صلاۃ اللیل، صفحہ:217، حدیث:1329۔

2...کَشْفُ الْمَحْجُوب (مترجم)، صفحہ:102 بتغیر قلیل۔

مقابلے میں ایک حِصّہ بھلائی کے مالِک ہیں تو غور فرمایئے! دُنیا کے باقی لوگ صِدّیقِ اکبر کے مقابلے میں کس درجے پر ہوں گے...!!

عمر سے بھی وہ افضل ہیں وہ عثماں سے بھی ہیں اعلیٰ | یقیناً پیشوائے مُرتَضیٰ صِدّیق اکبر ہیں
خُدائے پاک کی رحمت سے انسانوں میں ہر اِک سے | فُزوں تر بعد از کُل انبیا صِدّیقِ اکبر ہیں[1]

”صِدّیقِ اَکبَر“ کا معنیٰ

پیارے اسلامی بھائیو! مسلمانوں کے پہلے خلیفہ حضرت ابو بکر صِدّیق رَضِیَ اللہُ عنہ کا بہت پیارا اور مشہور لقب ہے: **صِدّیقِ اَکبَر**۔ یہ لقب (**Title**) آپ کو کہاں سے مِلا؟ کس نے دیا؟ حضرت ابو بکر صِدّیق رَضِیَ اللہُ عنہ کو یہ لقب اللہ پاک نے دیا، حضرت جبریلِ امین عَلَیْہِ السَّلَام نے آپ کو صِدّیقِ اکبر کہہ کر پُکارا، سرکارِ عالی وقار، مکی مدنی تاجدار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے بھی آپ کو صِدّیقِ اکبر کے مبارک لقب سے نوازا۔

اب غور یہ کرنا ہے کہ **صِدّیقِ اَکبَر** کا معنیٰ کیا ہے؟ ویسے **صِدّیق** کا معنیٰ ہوتا ہے: بہت سچّا۔ یقیناً حضرت صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ عنہ بہت سچّے ہیں، اس کے ساتھ ساتھ **صِدّیق** کا ایک معنیٰ ہے: تَصدِیق کرنے والا۔ **تَصدِیق** کسے کہتے ہیں؟ پختہ ترین یقین اور اعتقاد کو تَصدِیق کہتے ہیں اور یہ تَصدِیق کیا ہے؟ تَصدِیق ایمان ہے۔ جی ہاں! اِیْمَان کی تعریف ہے: هُوَالتَّصْدِیْقُ بِمَا جَاءَبِهٖ مُحَمَّد یعنی مُحَمَّدِ مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم جو دِین لائے، اس دِین کی تَصدِیق کرنے کو ایمان کہتے ہیں۔[2] غرض: ایمان تَصدِیق کا نام ہے اور صِدّیق کا معنیٰ ہے: تَصدِیق کرنے والا۔ یعنی **صِدّیقِ اکبر** کا معنیٰ ہو گا: اللہ پاک کے آخری نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم پر، آپ

---

1 ...وسائلِ بخشش، صفحہ: 566۔
2 ...شرح العقائد النسفیہ، صفحہ: 273۔

کے لائے ہوئے دِین پر سب سے بڑھ کر ایسا ایمان لانے والا، جیسا ایمان کوئی نہ لایا۔

سبھی علمائے اُمّت کے، امام و پیشوا ہیں آپ	بِلاشک پیشوائے اَصفیا صدّیقِ اکبر ہیں
خدائے پاک کی رحمت سے انسانوں میں ہر اک سے	فُزوں تر بعد از کُل انبیا صدّیقِ اکبر ہیں[1]

وضاحت: اللہ پاک کے آخری نبی، مکی مدنی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی امت کے تمام علما کے سردار اور صوفیا کے راہنما صدیق اکبر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ ہیں، بلکہ اللہ پاک کی رحمت سے تمام انبیا کے بعد سب سے افضل ہستی صدیق اکبر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ ہیں۔

صِدّیقِ اکبر تَصدِیق کرنے والے ہیں

پارہ:24، سورۂ زُمر، آیت:33 میں اللہ پاک فرماتا ہے:

وَالَّذِیْ جَآءَ بِالصِّدْقِ وَصَدَّقَ بِهٖۤ اُولٰٓىٕكَ هُمُ الْمُتَّقُوْنَ ﴿۳۳﴾ (پارہ:24، سورۂ زُمر:33)	ترجمہ کنزالایمان: اور وہ جو یہ سچ لے کر تشریف لائے اور وہ جنھوں نے ان کی تصدیق کی یہی ڈر والے ہیں۔

مسلمانوں کے چوتھے خلیفہ، حضرت علی المرتضی شیرِ خدا رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ فرماتے ہیں: اس آیت میں **سچ لانے والے** سے مراد حضورِ اکرم، نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی ذات پاک ہے اور **تصدیق کرنے والے** سے حضرت ابو بکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ مراد ہیں۔[2]

اَصدَقُ الصَّادِقِیں سَیِّدُ المُتَّقِیں	چشم و گوشِ وِزارت پہ لاکھوں سلام[3]

---

1 ...وسائلِ بخشش، صفحہ:566۔
2 ...تفسیرِ کبیر، پارہ:24، سورۂ زُمر، زیرِ آیت:33، جلد:9، صفحہ:452۔
3 ...حدائقِ بخشش، صفحہ:312۔

صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ عنہ نے بلا تَرَدُّد ایمان قبول کیا

حضرت عبد اللہ تمیمی رَضِیَ اللہُ عنہ روایت کرتے ہیں، اللہ پاک کے آخری نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: میں نے جس کو بھی اسلام کی دعوت دی اس نے تَرَدُّد (***Hesitation***) اور تھوڑا بہت غور و فکر ضرور کیا مگر ابو بکر صدیق ایسے ہیں کہ جب میں نے انہیں اسلام کی دعوت دی تو انہوں نے بغیر کسی تَرَدُّد اور غور و فکر کے فوراً کلمہ پڑھ لیا۔[1]

سُبْحٰنَ اللہ! یہ ہے شانِ ایمانِ صِدّیق...!!

بیاں ہو کس زباں سے مرتبہ صِدّیقِ اکبر کا | ہے یارِ غار محبوبِ خدا صِدّیقِ اکبر کا[2]

"ایمانِ صِدّیق" کی گواہی

بخاری شریف کی حدیثِ پاک ہے، صحابیٔ رسول حضرت ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ عنہ فرماتے ہیں: ایک روز اللہ پاک کے آخری نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے ہمیں نمازِ فجر پڑھائی، سلام پھیرنے کے بعد ہماری طرف رُخِ اَنْور پھیرا اور فرمایا: ایک شخص اپنی گائے لئے جا رہا تھا، پھر وہ اس پر سُوار ہو گیا اور گائے کو مارنے لگا، اس پر گائے نے اس شخص سے کہا: اِنَّا لَمْ نُخْلَقْ لِهٰذَا یعنی ہم گائے اس کام (یعنی سُواری) کے لئے نہیں بنائی گئیں، اِنَّمَا خُلِقْنَا لِلْحَرْثِ ہمیں تو اللہ پاک نے کھیتی باڑی (***Farming***) کے لئے پیدا کیا ہے۔

(اب گائے، بے زبان جانور عربی زبان میں کلام کرے، تعجب کی بات تو ہے، چنانچہ) صحابۂ کرام علیہمُ الرّضوان نے تعجب سے کہا: سُبْحٰنَ اللہ! کیا گائے بھی بولتی ہے؟ پیارے آقا، مکی

1...تاریخ مدینہ دمشق، جلد: 30، صفحہ: 44۔

2...ذوقِ نعت، صفحہ: 76۔

مدنی مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے صحابۂ کرام علیہمُ الرّضوان کے اس تعجب کے جواب میں فرمایا: فَاِنِّیْ اُوْمِنُ بِھٰذَا، اَنَا وَاَبُوْبَکْرٍ وَعُمَر (یعنی گائے بولتی نہیں مگر اللہ پاک چاہے تو گائے کو بھی بولنے کی طاقت عطا فرماسکتاہے اور) اس بات پر میں بھی ایمان لایا، ابو بکر بھی ایمان لایا اور عمرِ فاروق نے بھی اس کی تَصدِیق کی۔

پھر پیارے آقا، مکی مدنی مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے ایک اور واقعہ بیان کیا، فرمایا: ایک چرواہا (***Shepherd***) اپنی بکریوں کی رکھوالی کر رہا تھا، اچانک ایک بھیڑیئے (***Wolf***) نے بکریوں پر حملہ کیا اور ایک بکری (***Goat***) کو پکڑ کر لے گیا، چرواہا اس بھیڑیئے کے پیچھے بھاگا اور بالآخر اس سے بکری کو چھڑا لیا، جب اس نے بھیڑیئے سے بکری چھینی تو بھیڑیا چرواہے کی طرف متوجہ ہوا اور بولا: اے چرواہے! ذرا بتاؤ! جب درندوں (***Beasts***) کا دِن آئے گا، اس دِن ان بکریوں کی حفاظت کون کرے گا...؟ اس پر بھی صحابۂ کرام علیہمُ الرّضوان تعجب سے بولے: سُبْحٰنَ اللہ! کیا بھیڑیا بھی بولتا ہے؟ پیارے نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے پھر وہی جواب دیا، فرمایا: فَاِنِّیْ اُوْمِنُ بِھٰذَا، اَنَا وَاَبُوْبَکْرٍ وَعُمَر (یعنی بھیڑیا بولتا نہیں مگر اللہ پاک چاہے تو اسے بولنے کی طاقت عطا فرماسکتا ہے اور) اس بات پر میں بھی ایمان لایا، ابو بکر بھی ایمان لایا اور عمرِ فاروق نے بھی اس کی تَصدِیق کی۔ [1]

سُبْحٰنَ اللہ! پیارے اسلامی بھائیو! یہ ہے شانِ ایمانِ صِدّیق اور شانِ ایمانِ فاروق رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُما...!! صحابہ کرام علیہمُ الرّضوان نے سوال کیا تھا، رسولِ اکرم، نُوْرِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے فرمانِ مبارک کو سمجھنا چاہا تھا، پیارے نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے اس کا

---

1 ...بخاری، کتاب احادیث الانبیاء، صفحہ: 891، حدیث: 3471۔

جواب کیا دیا؟ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے صدیق و فاروق کے ایمان کو بطورِ گواہ بیان کر دیا کہ جب میں رسولِ خدا ہو کر اس پر ایمان رکھتا ہوں، ابو بکر صدیق ہو کر ایمان رکھتے ہیں، عمر رَضِیَ اللہُ عَنہ فاروق ہو کر ایمان رکھتے ہیں تو یقیناً بات ایسی ہی ہے، جیسی میں نے کہی ہے۔ علّامہ اِبْنِ حجر رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: (پیارے آقا، مدینے والے مصطفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے صحابۂ کرام علیہم الرّضوان کے تعجب کے جواب میں صِدّیقِ اکبر اور فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عَنہما کے ایمان کو بطورِ شہادت ذِکر کیا، یہ اس وجہ سے کہ) صِدّیق و فاروق رَضِیَ اللہُ عَنہما کا ایمان بہت کامِل اور یقین نہایت پختہ ہے۔ (1)

اللہ و رسول پر کامِل بھروسہ

پیارے اسلامی بھائیو! حضرت صدیق اکبر رَضِیَ اللہُ عَنہ کا ایمان کتنا مضبوط تھا! اس تعلق سے بڑا مشہور واقعہ ہے؛ غزوۂ تبوک کا موقع تھا، دِین کی خِدمت کے لئے مال کی ضرورت تھی، سرکارِ عالی وقار، مکی مدنی تاجدار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے خِدمتِ دِین کے لئے مال پیش کرنے کی ترغیب دِلائی، صحابۂ کرام علیہم الرّضوان نے اپنی اپنی حیثیت کے مُطابق راہِ خُدا میں مال پیش کیا اور مَاشَآءَ اللہ! صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ عَنہ تو پھر صِدّیقِ اکبر ہیں۔ آپ گھر گئے، گھر کا سارا ساز و سامان اُٹھایا اور لا کر بارگاہِ رسالت میں پیش کر دیا۔ جب اللہ پاک کے آخری نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے پوچھا: اے ابو بکر اَہْلِ خانہ (Family) کے لئے کیا چھوڑا ہے؟ تو عرض کیا: **یارسولَ اللہ! گھر والوں کے لئے اللہ اور اس کا رسول ہی کافِی ہے۔** (2)

پروانے کو چراغ تو بُلبُل کو پھول بس | صِدّیق کے لئے ہے خُدا کا رسول بس

---

1 ...فتح الباری، کتاب فضائل اصحاب النبی، باب قول النبی... الخ، جلد:7، صفحہ:35، تحت الحدیث:3663۔
2 ...ترمذی، کتاب المناقب عن رسول اللہ، باب فی مناقب ابی بکر و عمر، صفحہ:838، حدیث:3684۔

روزی کی فِکر ہی نہیں رہی

سُبْحٰنَ الله! پیارے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے حضرت ابو بکر صِدّیق رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کا مبارک ایمان کتنا کامِل اور یقین کتنا پختہ (Firm) ہے، گھر میں ایک دانہ بھی نہ چھوڑا، سارا مال سمیٹ کر بارگاہِ رسالت میں پیش کر دیا اور یقین، اطمینان (Contentment) اور توَکُّل دیکھئے! عرض کرتے ہیں: یارسولَ الله صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم! اَہْلِ خانہ (Family) کے لئے الله اور اس کا رسول ہی کافِی ہے۔ حضرت ابو بکر صِدّیق رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ خود فرماتے ہیں: جس دِن سے میں نے (پارہ:12، سورۂ ہود کی) یہ آیت:

وَ مَا مِنْ دَآبَّةٍ فِی الْاَرْضِ اِلَّا عَلَى اللّٰهِ رِزْقُهَا (پارہ:12، ھود:6)	ترجمۂ کنزالایمان: اور زمین پر چلنے والا کوئی ایسا نہیں جس کا رِزق الله کے ذمّہ کرم پر نہ ہو۔

پڑھ لی ہے، خُدا کی قسم! میں نے روزی کی فِکر کرنا چھوڑ دی۔[1]

الله پاک صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کے صدقے ہمیں بھی ایسا یقین، پختہ ایمان نصیب فرمائے۔ آمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم۔

یقیناً مَنبعِ خوفِ خدا صِدّیقِ اکبر ہیں
حقیقی عاشقِ خیرُ الوریٰ صدّیقِ اکبر ہیں

بِلا شک پیکرِ صبر و رِضا صدّیقِ اکبر ہیں
یقیناً مخزنِ صِدق و وفا صدّیقِ اکبر ہیں

نہایت مُتّقی و پارسا صِدّیقِ اکبر ہیں
تقی ہیں بلکہ شاہِ اَتقیا صِدّیقِ اکبر ہیں

امیرالمؤمنین ہیں آپ امامُ المُسلمیں ہیں آپ
نبی نے جنّتی جن کو کہا صدّیقِ اکبر ہیں[2]

---

1 ...کتاب اللمع، صفحہ:172۔

2 ...وسائلِ بخشش، صفحہ:565 ملتقطاً۔

ایمانِ صِدّیق کے کمال کا ایک راز

پیارے اسلامی بھائیو! حضرت ابو بکر صِدّیق رَضِیَ اللہُ عنہ کو ایسا کامِل ایمان نصیب ہونا یقیناً اللہ پاک کی عنایت اور اسی کی عطا سے ہے، البتہ یہ دُنیا دارُ الْاَسباب ہے، یقیناً آپ رَضِیَ اللہُ عنہ کے کمالِ ایمان کا کوئی ظاہِری سبب(**Apparent Reason**) بھی ہو گا، وہ کیا ہے؟ عُلَما فرماتے ہیں: حضرت صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ عنہ روزانہ بارگاہِ رسالت میں حاضِر ہوتے، روز ایک ہی سُوال پوچھتے: یارسولَ اللہ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم! ایمان کسے کہتے ہیں؟ سرکارِ عالی وقار، مکی مدنی تاجدار صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم ایمان کا ایک درجہ بیان فرماتے حضرت صِدّیقِ اکبر اس درجہ پر عَمَل کرتے اور اگلے دِن آکر پھر وہی پوچھتے: یارسولَ اللہ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم! ایمان کسے کہتے ہیں؟ حُضُورِ اکرم، نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم ایمان کا اگلا درجہ بیان فرما دیتے یُوں حضرت صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ عنہ روزانہ ایمان کا ایک نیا درجہ سیکھتے اور ایک ہی دِن میں اس پر عَمَل پیرا ہو کر اگلے دِن نیا سبق لیتے، یُوں کرتے رہے، روزانہ پوچھتے رہے، ایمان کا ایک ایک درجہ طے کرتے گئے، یہاں تک کہ ایمان کے بلند ترین درجے(**Highest Level**) پر پہنچ گئے۔[1]

سُبْحٰنَ اللہ! **پیارے اسلامی بھائیو!** لگن دیکھئے! شوق و ذوق دیکھئے! حضرت صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ عنہ روزانہ پوچھتے: یارسولَ اللہ! ایمان کیا ہے؟ اور جو جواب ملتا اس پر ایک ہی دِن میں عمل کر کے، ایمان کا وہ درجہ طے کر کے اگلے دِن پھر حاضِر ہو جاتے۔

سُبْحٰنَ اللہ! اللہ پاک ہمیں بھی ایسی لگن، ایسا جذبہ، ایسا شوق نصیب فرمائے، ورنہ ہمارا تو عجیب ہی حال ہے ❁ کاروبار کے متعلق ضرور سوچا جاتا ہے ❁ مال کے متعلق حِساب کتاب

---

[1] ... سبع سنابل مترجم، صفحہ: 68 بتغیر قلیل۔

ضرور کیا جاتا ہے ❁ سال پہلے آمدن (**Income**) کتنی تھی ❁ اب کتنی ہے ❁ اگلے 5 سالوں میں کاروبار کہاں تک پہنچانا ہے ❁ کاروبار (**Business**) وغیرہ میں ترقی کا جائزہ لینے کے لیے مختلف انداز سے گراف (**Graph**) بنائے جاتے ہیں ❁ سالانہ، ماہانہ جائزے بھی لئے جاتے ہیں ❁ ماہِرین (**Experts**) سے مشورے بھی لئے جاتے ہیں مگر اَفْسَوس...!! ❁ ایمان میں کتنی ترقی (**Progress**) ہوئی اس بارے میں کون سوچے...!! ❁ مسلمانوں کے گھر پیدا ہوئے تھے ❁ 20 سال، 30 سال، کسی کو 40، 50 یا 60 سال بھی ہو چکے دُنیا میں آئے ہوئے ❁ جب بالغ (**Adult**) ہوئے تھے، اس وقت ایمانی کیفیات جو تھیں، اب بھی وہی ہیں ❁ عِشْقِ رسول کی جو کیفیت اس وقت تھی، اب بھی وہی ہے ❁ قرآنِ کریم کی تلاوت کرتے ہوئے، اس وقت بھی رونا نہیں آتا تھا، اب بھی نہیں آتا، بلکہ اس سے زیادہ **دُکھ اور افسوس** کی بات تو یہ ہے کہ مسلمانوں کی ایک بہت بڑی تعداد ایسی بھی ہے جس کو قرآنِ کریم دیکھ کر بھی پڑھنا نہیں آتا ❁ عذاب کی آیات پڑھ کر دِل خوفِ خُدا میں اس وقت بھی نہیں تڑپتا تھا، اب بھی نہیں تڑپتا ❁ نماز میں دِل 20 سال پہلے بھی نہیں لگتا تھا، اب بھی نہیں لگتا...!! آہ! کاش! ہمیں اپنے اِیْمَان کی فِکْر نصیب ہو جائے ❁ دُنیا کی سب سے بڑی دولت یہی ایمان ہی تو ہے ❁ اسی دولتِ ایمان کے ذریعے تو جنّت ملے گی ❁ جنّتی محلات نصیب ہوں گے ❁ جنّت کی نعمتیں نصیب ہوں گی ❁ جنّت میں آقا، مدینے والے مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کا پڑوس نصیب ہو گا ❁ اس دولت یعنی ایمان کو پختہ کرنے ❁ ایمانی کیفیات کو بڑھانے کی کوئی فِکْر ہی نہیں ہے، شاید ایک بھاری تعداد ہو گی، جنہوں نے کبھی سوچا بھی نہیں ہو گا کہ ایمان کی کیفیات میں بھی اِضَافہ ہونا چاہئے بلکہ ہو سکتا ہے کئی ایک

نے تو آج ہی سُنا ہو کہ یہ بھی کوئی کام ہے۔

جی ہاں! **پیارے اسلامی بھائیو!** یہ بھی ایک کام ہے بلکہ اہم ترین کام (**Most Important Task**) ہے، ہم مؤمن ہیں، ایمان ہمارا سرمایۂ حیات ہے، اس ایمان کی ترقی، ایمانی کیفیات کی ترقی کی بھی ہم نے ہی فِکْر کرنی ہے۔

اِیْمان کے تقاضوں پر عَمَل کیجئے!

ایمان کے کئی ایک شعبے ہوتے ہیں، جو احادیث میں بیان ہوئے ہیں، مُحَدِّثینِ کرام نے ایمان کے شعبہ جات کے متعلق پُوری پُوری کتابیں لکھی ہیں، یہ شعبہ جات اصل میں ایمان کے تقاضے ہیں، ان پر مضبوطی سے عَمَل پیرا ہونے سے ایمان مضبوط ہوتا ہے۔ مثلاً: ❁ اللہ پاک کی محبّت ایمان کا ایک شعبہ ہے ❁ خوفِ خُدا ایمان کا شعبہ ہے ❁ عشقِ مصطفےٰ ایمان کا ایک شعبہ ہے ❁ نماز پڑھنا ایمان کا ایک شعبہ ہے، ہم نمازوں کی پابندی اختیار کریں ❁ روزے رکھنا ایمان کا شعبہ ہے، روزے رکھیں، ایمان مضبوط ہو گا ❁ حج کرنا ❁ زکوٰۃ دینا ❁ دِین کی خدمت کرنا ❁ شکر کرنا ❁ زبان کو گناہوں سے بچانا ❁ حیا اپنانا ❁ گناہ چھوڑنا یہ سب ایمان کے شعبے ہیں، ان پر مضبوطی سے عمل پیرا ہونے سے ایمان مضبوط ہوتا ہے، کاش! ہم ایمان کے ان شعبوں پر مضبوطی سے عَمَل کرنے والے بن جائیں، جیسے کاروبار کا، آمدن خرچ (**Income & Expense**) وغیرہ کا گراف بناتے ہیں، ایسے ان کا بھی ایک گراف بنانا چاہئے، مثلاً ❁ دِن میں 5 نمازیں پڑھنا تو فرض ہے، یہ تو پڑھنی ہی پڑھنی ہیں ❁ اس کے ساتھ نوافِل کا ہم گراف بنالیں، مثال کے طور پر اس ماہ 5 نمازوں کے ساتھ ساتھ روزانہ 10 نوافِل پڑھوں گا، پھر اگلے ماہ میں 10 کی جگہ 20 نوافِل، پھر تیسرے ماہ 30 نوافِل ❁ یونہی روزوں کا بھی گراف (**Graph**) بن سکتا ہے ❁ تلاوتِ قرآن کا

﷽درودِ پاک پڑھنے﷽ ذِکْرُ اللہ کرنے کا بھی بن سکتا ہے، کاش! ہم اپنا ایمان مضبوط کرنے، دِل میں اللہ و رسول کی محبّت بڑھانے کے لئے فِکْر مند (**Thoughtful**) ہو جائیں۔

اللہ پاک شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کو سلامت رکھے، آپ نے اس پُر فتن دَور میں نیک بننے اور ایمان کی مضبوطی کے لئے ہمیں 72 نیک اَعْمَال کی صُورت میں بہترین نسخہ عطا فرمایا ہے، یہ 72 نیک اعمال اسلامی بھائیوں کے لئے ہیں، اس کے عِلاوہ اسلامی بہنوں کے لئے 63 نیک اعمال، طلباء کے لئے 92 نیک اَعْمَال، چھوٹے سمجھدار بچوں کے لئے 40 نیک اعمال ہیں، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! یہ نیک اَعْمَال زیادہ تَر اِیْمان کے انہی شعبوں پر مشتمل ہیں، جن پر عَمَل کی برکت سے ایمان مضبوط ہوتا ہے، اگر ہم کوشش کر کے ان نیک اَعْمَال کو اپنی زِندگی میں نافِذ کر لیں تو اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم! کردار بھی اچھا ہو جائے گا، دِل بھی پاک ہو گا اور اللہ پاک نے چاہا تو اِیْمان بھی پختہ ہو جائے گا۔ اللہ پاک ہمیں عمل کی توفیق نصیب فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم۔

صِدّیقِ اکبر اور ایمان کے تقاضوں پر عَمَل

ہمارے پیشوا، مسلمانوں کے پہلے خلیفہ حضرت صدیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ ایمان کے شعبہ جات، ایمان کے تقاضوں (**Requirements**) پر کیسے عمل کیا کرتے تھے۔ آیئے سنیئے!

حضرت ابو اُمامہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ سے روایت ہے، ایک دن رسولِ اَکرم، شاہِ بنی آدم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان سے فرمایا: آج کس نے روزہ رکھا ہے؟ تمام صحابہ خاموش رہے حضرت ابو بکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! میں نے رکھا ہے۔ سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے پھر پوچھا: آج کس نے مریض کی عیادت کی ہے؟ تمام صحابہ خاموش (**Silent**) رہے، حضرت ابو بکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ نے پھر ہاں میں جواب

دیا، سرکارِ ذی وقار، رسولوں کے تاجدار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے تیسری مرتبہ پوچھا: آج راہِ خدا میں صدقہ کس نے دیا ہے؟ اس پر بھی حضرت ابو بکر صِدّیق رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ نے کہا: یارسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم! میں نے کیا ہے۔

یہ سن کر رسولِ اکرم نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم مسکرائے پھر فرمایا: اس ذاتِ پاک کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے! ایک دن میں ان اعمال کو (بہت کامل ایمان والے) مؤمن نے ہی جمع کیا اور وہ ان اعمال کے ذریعے ہی جنت میں داخل ہوا۔[1]

سُبْحٰنَ اللہ! اللہ پاک ہمیں بھی ایسا جذبہ نصیب فرمائے۔ آمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم۔

عمل کا ہو جذبہ عطا یاالٰہی! گُناہوں سے مجھ کو بچا یاالٰہی!
میں پانچوں نَمازیں پڑھوں باجماعت ہو توفیق ایسی عطا یاالٰہی![2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

12 دینی کاموں میں سے ایک دینی کام: ہفتہ وار مدنی مذاکرہ

پیارے اسلامی بھائیو! صحابہ و اَہلِ بیت اور اولیائے کرام کا فیضان پانے، گناہ چھوڑنے، نیک نمازی بننے اور ایمان کی حفاظت و مضبوطی کی فِکْر پانے کے لئے عاشقانِ رسول کی دینی تحریک دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول سے وابستہ (**Linkup**) ہو جائیے! 12 دینی کاموں میں بھی خوب بڑھ چڑھ کر حِصّہ لیا کیجئے، اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم! دِین و دُنیا کی بے شمار بھلائیاں نصیب ہوں گی۔ 12 دینی کاموں میں ایک دینی کام ہے: ہفتہ وار مدنی مذاکرہ۔

1 ... معجم کبیر، جلد: 4، صفحہ: 317، حدیث: 7732۔
2 ... وسائلِ بخشش، صفحہ: 102۔

الحمد للہ! شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ ہر ہفتے کو نمازِ عشا کے بعد مدنی چینل پر براہِ راست (**Live**) مدنی مذاکرہ فرماتے ہیں، جس میں بے شُمار عاشقانِ رسول عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ (کراچی) حاضر ہوکر عِلمِ دِین کی برکتیں حاصل کرتے ہیں۔ ہزاروں عاشقانِ رسول اپنے شہروں/علاقوں میں **اجتماعی طور پر مدنی مذاکرہ** دیکھنے کا اِہتمام کرتے ہیں اور **مدنی چینل، سوشل میڈیا** (مثلاً یوٹیوب، فیس بُک وغیرہ) کے ذریعے تو نہ جانے دُنیا میں کہاں کہاں مدنی مذاکرہ دیکھا جارہا ہوتا ہے۔

پیارے اسلامی بھائیو! رَجَبُ الْمُرَجَّب کا بابرکت مہینا تشریف لانے والا ہے۔ الحمد للہ! پہلی (1st) رَجَبُ الْمُرَجَّب سے 6 رَجَبُ الْمُرَجَّب تک حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نمازِ عشا کے بعد مدنی چینل پر براہِ راست (**Live**) مدنی مذاکرہ فرمائیں گے تمام عاشقانِ رسول بالخصوص ان مدنی مذاکروں میں اپنی شرکت یقینی بنائیں اِنْ شَآءَ اللہُ الْکَرِیْم! خوب علمِ دین کی برکتیں حاصل ہوں گی، فیضانِ خواجہ غریب نواز بھی حاصل ہو گا۔ آیئے! ایک مدنی بہار سُنتے ہیں:

عِلم و حکمت بھرا مدنی مذاکرہ

پنجاب، پاکستان واہ کینٹ (ضلع راولپنڈی) کے ایک نوجوان کا بیان ہے: نمازیں قضا کرنا، فلمیں دیکھ کر شیطان کو خوش کرنا اور گانے باجے وغیرہ سُن کر مست رہنا میرا معمول تھا، آہ! میں سُنتوں پر عمل کرنے سے محروم تھا، میری گُناہوں بھری زِندگی میں روشنی یوں آئی کہ ایک دِن ایک مبلغ دعوتِ اسلامی سے میری ملاقات ہوگئی، انہوں نے مجھے سمجھاتے ہوئے اجتماعی سُنّت اعتکاف کا ذہن (**Mindset**) دیا، ان کے پیارے انداز میں

دی گئی نیکی کی دعوت میرے دِل پر اَثر(**Effect**) کر گئی اور میں اجتماعی اعتکاف میں شریک ہو گیا، اب میرے شب و روز عبادت میں گزرنے لگے، پُرسوز بیانات اور رِقَّت انگیز دُعاؤں نے میرے دِل کی دنیا ہی بدل دی، کرم بالائے کرم یہ کہ اجتماعی اعتکاف میں امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا مدنی مذاکرہ سننے کی سعادت ملی، آپ کے پُر اَثَر ارشادات سے میں اس قدر متاثر ہوا کہ میں نے فوراً اپنے تمام گناہوں سے توبہ کی اور نمازوں کی پابندی کا عزم کر لیا، امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے ترغیب دلانے پر چاند رات کو گھر جانے کے بجائے راہِ خُدا کا مسافر بن گیا جہاں عِلْمِ دین کے سنہری موتیوں سے دامن بھرنے کا موقع ملا اور سنتیں سیکھنے کے ساتھ ساتھ ان پر عمل کرنے کا جذبہ بھی دِل میں موجزن ہو گیا۔

مدنی مذاکرہ ہے شریعت کا خزینہ | اَخلاق کا، تہذیب کا، طریقت کا خزینہ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

ہفتۂ ماہنامہ فیضانِ مدینہ

پیارے اسلامی بھائیو! ماہنامہ فیضانِ مدینہ اَلْحَمْدُلِلّٰہ! ایک مکمل فیملی اسلامی میگزین ہے جو کہ اس وقت 7 زبانوں **اردو، عربی، انگریزی، گجراتی، بنگالی، ہندی اور سندھی** میں جاری ہو رہا ہے۔ آپ بھی اپنا میگزین سال بھر کے لئے بک کروائیے اور دوسروں کو بھی اس کی ترغیب دلائیے۔

سالانہ بکنگ

سادہ میگزین	1700 روپے (12 شمارے)	عربی میگزین	1200 روپے (سال کے 4 میگزین)
رنگین میگزین	2500 روپے (12 شمارے)	انگلش میگزین	3600 روپے (12 شمارے)

بکنگ کروانے کے ذرائع

❁شعبہ تقسیمِ رسائل کے ذمہ داران سے رابطہ کیجئے ❁اپنے شہر کے قریبی مکتبۃ المدینہ سے بھی سالانہ بکنگ کروائی جاسکتی ہے ❁مکتبۃ المدینہ کی آفیشل ویب سائٹ پر آن لائن بکنگ کی جاسکتی ہے۔

/https://maktabatulmadinah.com

❁**QR** کوڈ اسکین کے ذریعے بھی بکنگ کرسکتے ہیں ❁کال سینٹر **0313-1139278** پر رابطہ کرکے بکنگ کرواسکتے ہیں۔(بکنگ کی مزید معلومات اور تجاویز کے لئے اس نمبر پر رابطہ کیا جاسکتا ہے۔)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　　صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے سُنّت کی فضیلت اور چند آدابِ زندگی بیان کرنے کی سَعادت حاصِل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نبوت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: مَنْ اَحَبَّ سُنَّتِی فَقَدْ اَحَبَّنِی وَمَنْ اَحَبَّنِی کَانَ مَعِی فِی الْجَنَّۃ جس نے میری سُنّت سے محبت کی اس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے مجھ سے محبت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہوگا۔(1)

سینہ تیری سُنّت کا مدینہ بنے آقا!　|　جنت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　　صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

مسواک کرنے کی سنتیں اور آداب

2 فرامینِ آخری نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم: (1) دو رکعت مِسواک کرکے پڑھنا بغیر

---

(1)... تاریخ دمشق، جلد:9، صفحہ:343۔

مِسواک کی 70 رکعتوں سے افضل ہے۔[1] (2): مِسواک کا استعمال اپنے لئے لازم کر لو کیونکہ اِس میں مُنہ کی صفائی اور اللہ پاک کی رِضا کا سبب ہے۔[2]

اے عاشقانِ رسول! ❀ حُضور نبیِ پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہر رات کئی بار مسواک کرتے تھے، ہر بار سوتے وقت بھی اور بیدار ہوتے وقت بھی ❀ بغیر اچھی نیت کے مِسواک کرنے سے طِبّعی فوائد (*Physical Benefits*) تو حاصِل ہوں گے مگر ثواب نہیں ملے گا، مثلاً وُضو کے لئے مِسواک کرنا ہو تو یوں تین نیّتیں کر لیجئے: رِضائے اِلٰہی، سُنّت کی ادائیگی اور ذِکر و دُرُود کے لئے مُنہ کو پاکیزہ کرنے کی غرض سے مِسواک کروں گا ❀ مشائخِ کرام فرماتے ہیں: جو شخص مِسواک کا عادی ہو مرتے وقت اسے کلمہ پڑھنا نصیب ہو گا ❀ حضرت عبد اللہ ابن عباس رَضِیَ اللہُ عَنْہُما سے روایت ہے کہ مِسواک میں 10 خوبیاں (*Qualities*) ہیں: مُنہ صاف کرتی، مسوڑھے (*Gums*) مضبوط بناتی ہے، نظر تیز کرتی، بلغم (*Phlegm*) دُور کرتی ہے، مُنہ کی بد بو ختم کرتی ہے، سُنَّت کے موافق ہے، مسواک کرنے والے سے فِرشتے خوش ہوتے ہیں، مسواک کرنے سے رب راضی ہوتا ہے، مسواک نیکی بڑھاتی اور معدہ (*Stomach*) دُرُست کرتی ہے ❀ مِسواک سیدھے ہاتھ میں اس طرح لیجئے کہ چھوٹی اُنگلی اس کے نیچے اور بیچ کی تین اُنگلیاں اُوپر اور انگوٹھا سرے پر ہو ❀ مسواک جب ناقابلِ استعمال ہو جائے تو پھینک مت دیجئے کہ یہ سنت ادا کرنے کا آلہ ہے، احتیاط سے کسی جگہ رکھ دیجئے یا دفن کر دیجئے یا پتھر وغیرہ وزن باندھ کر سمندر میں ڈبو دیجئے۔[3]

1... اَلتَّرغیب وَالتَّرہیب، کتاب: الطھارۃ، الترغیب فی السواک، صفحہ: 86، حدیث: 18۔
2... مسند امام احمد، جلد: 2، صفحہ: 438، حدیث: 5869۔
3... 550 سنتیں اور آداب، صفحہ: 47-50۔

مختلف سنتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃ المدینہ کی کتاب **بہارِ شریعت** جلد:3 سے حِصَّہ 16 اور شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت حضرت علّامہ **مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی** دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا 91 صفحات کا رسالہ **550 سنتیں اور آداب** خرید فرمایئے اور پڑھئے۔ سنتیں سیکھنے کا ایک ذریعہ دعوتِ اسلامی کے قافلوں میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سنتوں بھرا سفر بھی ہے۔

سنتیں سیکھنے تین دِن کے لئے　　ہر مہینے چلیں، قافلے میں چلو
رب کے در پر جُھکیں، اِلتجائیں کریں　　بابِ رحمت کھلیں، قافلے میں چلو

اللہ پاک ہمیں عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار اجتماع میں پڑھے جانے والے 6 دُرودِ پاک اور 2 دُعائیں

(1) شبِ جُمعہ کا دُرود

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ ِالنَّبِیِّ الْاُمِّیِّ
الْحَبِیْبِ الْعَالِی الْقَدْرِ الْعَظِیْمِ الْجَاہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

بُزرگوں نے فرمایا کہ جو شخص ہر شبِ جُمعہ (جُمعہ اور جُمعرات کی درمیانی رات) یہ دُرود شریف پابندی سے کم از کم ایک مرتبہ پڑھے، مَوت کے وَقت سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زِیارت کرے گا اور قَبْر میں داخل ہوتے وَقت بھی، یہاں تک کہ وہ دیکھے گا کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اُسے قَبْر میں اپنے رَحمت بھرے ہاتھوں سے اُتار رہے ہیں۔[1]

(1)... اَفْضَلُ الصَّلَاۃ، صفحہ:151، خلاصۃً۔

﴿2﴾ تمام گُناہ مُعاف

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلِّمْ

حضرتِ انس رَضِیَ اللہُ عَنْہُ سے روایت ہے کہ تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جو شَخْص یہ دُرُودِ پاک پڑھے اگر کھڑا تھا تو بیٹھنے سے پہلے اور بیٹھا تھا تو کھڑے ہونے سے پہلے اُس کے گُناہ مُعاف کر دیئے جائیں گے۔[1]

﴿3﴾ رَحمت کے سَتّر (70) دروازے

صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

جو یہ دُرُودِ پاک پڑھتا ہے اُس پر رَحمت کے 70 دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔[2]

﴿4﴾ چھ (6) لاکھ دُرُود شریف کا ثواب

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا فِیْ عِلْمِ اللہِ صَلَاۃً دَآئِمَۃً بِدَوَامِ مُلْکِ اللہِ

عَلّامہ اَحمد صاوِی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ بَعْض بُزُرگوں سے نَقْل کرتے ہیں: اِس دُرُود شریف کو ایک بار پڑھنے سے چھ لاکھ دُرُود شریف پڑھنے کا ثواب حاصِل ہوتا ہے۔[3]

﴿5﴾ قُربِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی لَہٗ

ایک دن ایک شَخْص آیا تو حُضُورِ اَنور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اُسے اپنے اور صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کے درمیان بِٹھا لیا۔ اِس سے صَحابۂ کرام علیہم الرِّضْوَان کو حیرت ہوئی کہ یہ کون بڑے مرتبے

---

1 ...اَفْضَلُ الصَّلَاۃ، صفحہ: 65۔
2 ...قَوْلُ البَدِیْع، باب ثانی، صفحہ: 277۔
3 ...اَفْضَلُ الصلاۃ، صفحہ: 149۔

والا شخص ہے! جب وہ چلا گیا تو سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: یہ جب مجھ پر دُرُودِ پاک پڑھتا ہے تو یوں پڑھتا ہے۔[1]

﴾6﴿ دُرُودِ شَفاعت

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اَنْزِلْہُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَکَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ

شافِعِ اُمَم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کا عظمت والا فرمان ہے: جو شخص یُوں دُرودِ پاک پڑھے، اُس کے لیے میری شفاعت واجب ہو جاتی ہے۔[2]

﴾1﴿ ایک ہزار دن تک نیکیاں

جَزَی اللّٰہُ عَنَّا مُحَمَّدًا مَّا ھُوَ اَھْلُہٗ

حضرتِ ابنِ عباس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے رِوایت ہے کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اس کو پڑھنے والے کے لئے 70 فِرِشتے ایک ہزار دن تک نیکیاں لکھتے ہیں۔[3]

﴾2﴿ گویا شَبِ قَدْر حاصل کرلی

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْحَلِیْمُ الْکَرِیْمُ، سُبْحٰنَ اللّٰہِ رَبِّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ

(حِلْم اور کرم فرمانے والے اللہ پاک کے سِوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، اللہ پاک ہے، سات آسمانوں اور عظمت والے عرش کا ربّ)

فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم: جس نے اس دُعا کو 3 مرتبہ پڑھا، گویا اُس نے شَبِ قَدْر حاصل کرلی۔[4]

---

1 ...قَوْلُ البَدِیع، باب اَوّل، صفحہ: 125۔
2 ...التَّرغیب والتَّرہیب، کِتَابُ الذِّکر والدُّعا، جلد: 2، صفحہ: 329، حدیث: 30۔
3 ...مَجْمَعُ الزَّوائِد، کِتَابُ الْاَدْعِیَہ، جلد: 10، صفحہ: 254، حدیث: 17305۔
4 ...تاریخِ اِبنِ عَساکِر، جلد: 19، صفحہ: 155، حدیث: 4415۔